بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۲۲ | ۲۲ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اِدھر اور اُدھر

اِدھر مغربی پنجاب میں راجہ غضنفر علی خان وزیر خوراک دن رات کی لگاتار کوشش سے غیر مسلموں کو یہاں بسانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ اور بہت حد تک کامیابی بھی حاصل کر چکے ہیں۔ کئی مقامات پر غیر مسلموں نے دوکانیں کھول لی ہیں۔ اور بلا خوف وخطر کاروبار میں مصروف ہو گئے ہیں۔ راجہ صاحب نے ان سے کوئی خاص وفاداری کا عہد نامہ نہیں لکھوایا۔ صرف غیر مسلموں کے یقین دلانے پر اعتبار کر لیا گیا ہے۔ اور اپنی طرف سے بھی ان کا پورا پورا اطمینان کر دیا گیا ہے۔ آج ان علاقوں میں جہاں راجہ صاحب عملاً کامیاب ہو چکے ہیں کسی واردات کی خبر تا حال موصول نہیں ہوئی لیکن اس کے برعکس دوسری طرف مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ کوئی عملی اقدام ابھی تک نہیں اٹھایا گیا۔ آج ہی کی خبر ہے۔ کہ گاندھی جی نے دہلی میں پرارتھنا میں ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے راجکماری امرت کور کے اطلاع دینے پر کہ ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر کو ڈیوٹی پر قتل کر دیا گیا ہے اظہار افسوس کیا ہے۔ اور مرحوم ڈاکٹر کی بیوہ اور بچوں کی کس مپرسی پر نوحہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ دہلی میں گو بظاہر امن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس واقعہ کی موجودگی میں یہ خاموشی کوئی معنے نہیں رکھتی یہ خاموشی سکوت قبر کے مترادف ہے وغیرہ وغیرہ۔

پھر ہم دیکھ رہے ہیں کہ ماسٹر تارا سنگھ نے جو کہا تھا کہ مغربی پنجاب سے آنے والے غیر مسلموں کے لئے یو۔پی کے مسلمانوں کو بھی جگہ خالی کر دینی چاہئے۔ اس پر بھی عمل شروع ہو گیا ہے۔ اور یو۔پی کے مغربی اضلاع سہارنپور میرٹھ وغیرہ کے مسلمان ٹرینوں میں لد لد کر مغربی پنجاب میں آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم پناہ گزینوں کی ٹرینوں پر حملے بھی پھر اسی طرح جاری ہو گئے ہیں۔ اور کئی دیگر باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ تو مشرقی پنجاب اور نہ ہندوستانی حکومت چاہتی ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان میں رہیں ؛

گاندھی جی اور پنڈت نہرو بیان پر بیان دیئے جا رہے ہیں۔ اور اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ مگر ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ پنڈت نہرو ہندوستان کا وزیر اعظم ہوتے ہوئے اور گاندھی جی ایک طرح سے حکمران پارٹی کے ڈکٹیٹر ہوتے ہوئے کیوں اس بدامنی اور قانون شکنی کے روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ یہ لوگ خاصکر گاندھی جی ہمیشہ کانگرس سے اپنی بات منوانے میں کامیاب رہے ہیں۔ اور کانگرس بھی کوئی معاملہ جو کچھ اہمیت رکھتا ہو۔ گاندھی جی کے مشورہ کے بغیر نہیں کرتی۔ پنڈت نہرو کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ سردار پٹیل ان کے خلاف ہیں۔ اور ان کی نہیں چلنے دیتے۔ مگر گاندھی جی کی مخالفت تو کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ کانگرس کی موجودہ کامیابی تمام تر گاندھی جی کی وجہ سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ پھر سردار پٹیل وغیرہ بھی ان کو ویسا ہی مہاتما سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پنڈت نہرو۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ باوجود گاندھی جی کی اس قدر چیخ پکار کے آپ کی کوئی بات موجودہ مسائل کے متعلق کیوں نہیں چلتی۔ اور ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے رفیق جو کہتے ہیں کر گزرتے ہیں۔ اور مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں اس پر فوراً عمل ہونا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ ہمیں یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دراصل ہندوستانی حکومت کی درپردہ پالیسی ہی وہ ہے۔ جسکو ماسٹر تارا سنگھ وغیرہ کھلم کھلا کہہ دیتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے دوسرے سربرآوردہ لیڈر حکومت کو بری الذمہ ظاہر کرنے کے لئے محض ایسے دلآویز اعلانات کرتے رہتے ہیں۔ جن سے بیرونی دنیا کی نگاہ حقیقت سے ہٹائی جا سکے۔ اور اس انتہائی سفاکی اور ظلم و تشدد کی پردہ داری ہو سکے۔ جو دراصل سب لیڈروں کے علم سے مسلمانوں پر ہو رہا ہے۔ اگر یہ نتیجہ درست نہیں ہے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ اتنے بڑے بڑے لیڈر تو اپنی چیخ پکار سے حکومت کو بالکل متاثر نہ کر سکیں۔ اور حکومت کوئی ایسا موثر قدم نہ اٹھائے۔ جس سے یہ تمام قانون شکنی رک جائے۔ سٹیٹس مین نے اپنے ایک لیڈر میں رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈر دراصل بیگناہ ہیں۔ اور فسادات کے دوران میں صرف چند مثالیں ایسی ہیں کہ فسادات کو منظم اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدابیر کا نتیجہ کہا جا سکے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ حکومت ہندوستان ابھی تک سکھ قانون شکنوں پر قابو نہیں پا سکی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پولیس اور فوج بجائے مظلوموں کی مدد کرنے کے ان کے خلاف سکھ اور ہندو حملہ آوروں کی امداد کرتی ہے۔ خود کپتان کے درجہ کے فوجی افسروں تک کیوں لوٹ مار میں حصہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے گھروں سے نہیں نکلنا چاہتے۔ ان کو کیوں زبردستی نکال کر ان کے مال و متاع لوٹ لئے جاتے ہیں۔ اور بستے ہوئے لوگوں کو بھگا کر ان کی جگہ پناہ گزینوں کو آباد کیا جاتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ منظم طور پر اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدابیر کے ماتحت نہیں ہو رہا۔ تو پھر یہ کس طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں تو اچھی طرح علم ہے۔ کہ کس طرح پولیس اور فوج نے مشرقی پنجاب سے مسلمانوں سے گاؤں اور شہر خالی کرائے ہیں۔ اور پھر کس طرح پولیس اور فوج نے امداد دیکر پناہ گزینوں کے اموال سکھوں سے لٹوائے ہیں۔ اور جن مسلمانوں نے قانون شکنوں کا مقابلہ کیا۔ ان کو کس طرح ہراساں کیا گیا۔ اور کسطرح ان سے صاف کہہ دیا گیا۔ کہ اپنے مکان خالی کر دو۔ ورنہ گولیوں سے اڑا دیئے جاؤ گے۔ اور عملاً ایسا کیا بھی گیا۔ کیا یہ سب کچھ حکومت کی لاعلمی میں ہوا ہے اور ہو رہا ہے جنہوں نے اپنی جان پر ان مصائب کو برداشت کیا ہے۔ وہ کس طرح مان سکتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ لیڈروں کی منشا کے مطابق نہیں ہوا۔ دہلی ریڈیو سے بعض ایسے اعلانات بھی نشر ہوئے ہیں۔ جو خود ہمارے علم میں سراسر غلط تھے۔ اور جن میں صریح واقعات کے انکار کیا گیا تھا۔ پھر ہم کو ایسے بڑے بڑے فوجی اور سول افسروں کے واقعات بھی معلوم ہیں کہ جنہوں نے دنیا کو

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھا روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

موجودہ ابتلاء سلسلے کی صداقت کا نشان ہیں۔ اب غفلت اور کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۲۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہوئے اور حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا مغل پورہ اور گنج کی جماعتوں کی طرف سے مجھے یہ خط آئے ہیں۔ کہ چونکہ وہ سلسلہ کے کاموں میں برابر حصہ لیتے رہے ہیں۔ اس لئے میں نے جماعت لاہور کے متعلق گزشتہ دنوں جو کچھ کہا تھا۔ اس میں انہیں شامل نہ سمجھا جائے۔ مجھے خود بھی خیال تھا۔ کہ جماعت کے بعض حصوں کی برأت کر دوں تاکہ جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ وہ زیر الزام نہ آئیں۔ میرے علم کے مطابق مغلپورہ اور گنج کی جماعتوں نے حفاظت مرکز کے سلسلے میں آدمی بھی بھجوائے ہیں۔ اور دیگر کاموں میں بھی حصہ لیا ہے۔ اس لئے انہیں اس شکایت میں شامل نہ سمجھا جائے۔ جو میں نے لاہور کی جماعت کے متعلق کی تھی۔ لاہور کی جماعت کے بعض افراد بھی تندہی سے سلسلے کے کام کرتے رہے ہیں مثلاً ملک خدا بخش صاحب کے لڑکے ملک عطاء اللہ صاحب ہیں۔ اسی طرح حسن احمد صاحب چوہدری اسداللہ خانصاحب اور اختر صاحب ہیں۔ خود امیر جماعت بھی کاموں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور دوست بھی ہیں۔ جن کے نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ کئی میرے علم میں بھی نہ ہوں۔ ایسے تمام دوستوں کو زیر الزام نہیں سمجھا جا سکتا۔ میں نے لاہور کی جماعت کے متعلق جو کچھ کہا تھا۔ وہ زیادہ تر اس بات کو مدنظر رکھ کر کہا تھا کہ نئے حالات کی وجہ سے قربانی کی جو نئی صورت پیدا ہوئی ہے۔ یعنی اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا۔ اس میں جماعت نے کسی حد تک حصہ لیا ہے جہاں تک چندوں کا سوال ہے۔ یہ ایک ایسی قربانی ہے۔ جس کی جماعت بڑی حد تک عادی ہو چکی ہے۔ گو میرے علم کے مطابق لاہور کی جماعت اس میں بھی سست ہے۔ لیکن اگر وہ سست نہ بھی ہوتی۔ پھر بھی اس وقت تو جان کی قربانی کا سوال ہے جسے میں نے مدنظر رکھا ہے اور اس میں لاہور کی جماعت نے یقیناً بہت کمزوری دکھائی ہے۔ بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی صرف ایک شخص اور حاضر ہوا ہے۔ جب ایسی صورت تھی تو جماعت کے عہدہ داران کا فرض تھا کہ دوبارہ قرعہ نکالتے۔ یہ ایک صاف اور سیدھی سی بات ہے کہ قرعہ کے ذریعہ جن لوگوں کے نام نکلے تھے۔ اگر انہوں نے کمزوری دکھائی تھی۔ تو دوبارہ قرعہ ڈال کر نئے آدمی پیش کر دیئے جاتے۔ لیکن یہ بھی نہیں کیا گیا۔ اس کا تو مطلب یہ ہے۔ کہ منافقت کا الزام ساری جماعت پر عائد ہوتا ہے۔

اسی سلسلے میں حضور نے فرمایا یاد رکھو اب ایسی باتوں کو ٹلاتے چلے جانے کا وقت نہیں رہا۔ اب تو جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانا ہوگا ایسی قربانیوں سے گریز کرنے والے حصے کو لازماً ایک مقام پر پہنچ کر جماعت سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ یا تو اسے اپنے لئے ایمان کو منتخب کرنا پڑے گا۔ اور یا پھر اسے ہم سے کٹ جانا پڑے گا۔ اب خاموشی سے ایسی باتوں کو برداشت کرنے کا وقت نہیں رہا۔ اگر ساری جماعت بھی علیحدہ ہو جائے۔ تو خدا کے سلسلے کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اگر دنیا کی اربوں ارب آبادی سلسلے کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تو چند لاکھ آدمی اگر اور علیحدہ ہو جائیں گے۔ تو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ہم نے متواتر پچاس سال تک اللہ تعالےٰ کے نشان دیکھے ہیں۔ ان ابتلاؤں کو دیکھ کر ہمارے دلوں میں تو یہ وہم بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ اور یہ ابتلاء تو خود سلسلے کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ احادیث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں خود میرے کشوف اور الہامات میں بار بار ان واقعات کی خبر دی گئی تھی۔ میرے خطبات نکال کر دیکھ لو۔ کیا میں بار بار یہ نہیں کہتا رہا تھا۔ کہ نبیوں کی جماعتوں پر جس قسم کے شدید ابتلاء آیا کرتے ہیں۔ اور جن میں عام لوگوں کے لئے ایمان کو قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ ابتلاء ہمارے سلسلے پر بھی آئیں۔ جب یہ ضروری تھا کہ لیکھرام کے قتل کے متعلق یا لڑکوں کی پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پوری ہوں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوں۔ جن میں ابتلاؤں کے آنے ہجرت کرنے اور گھر بار چھوڑنے کی خبریں دی گئی تھیں۔ ابھی کل ہی مجھ سے ایک عزیز نے ذکر کیا کہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم بار بار کہا کرتے تھے۔ کہ دیکھنا ہمیں ضرور قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ پس جن کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ تو سالہا سال سے آنے والے واقعات کو دیکھ رہے تھے۔ میرے گزشتہ سالوں کے خطبات نکال کر دیکھ لو۔ کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ ہمیں اپنے لئے آخر ایک مدینہ کی تلاش کرنی پڑے گی۔

پس جو سچے مومن ہوتے ہیں انہیں یقین ہوتا ہے۔ کہ جب خدا کی بشارتیں پوری ہوئی ہیں۔ تو ضرور ابتلاؤں کے متعلق بھی اس کی دی ہوئی خبریں پوری ہونگی۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ ایسے ابتلاؤں کے وقت ان کے ایمان اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ غم تو انہیں ضرور ہوتا ہے لیکن خوشی بھی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوئی ہے۔ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کے ایک یہ معنے بھی ہیں۔ کہ مومن پر جب بھی کوئی خوف یا غم کا موقعہ آتا ہے۔ اس کے ساتھ امید اور خوشی کا پہلو بھی ضرور ہوتا ہے۔

ہمارے لئے اصل چیز اپنے خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ یا قادیان کے ساتھ بھی اگر ہمیں تعلق ہے تو وہ بھی صرف اپنے خدا کی خاطر ہے۔ پس جب اصل چیز خدا کا تعلق ہے۔ تو پھر ہمیں اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اس کے حکم سے ہم قادیان سے محبت کرتے تھے۔ گو اسے چھوڑنے کا خیال واقعی ہمارے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل بیٹھا جا رہا ہے۔ اور جان نکلی جا رہی ہے لیکن جب ہم نے خدا کی خاطر ہی اس سے تعلق قائم کیا تھا۔ تو اب اگر اس کی مشیت کچھ عرصہ کے لئے ہمیں اس سے علیحدہ کرنا چاہتی ہے۔ تو ہمیں اس پر بھی راضی رہنا چاہیئے افسردگی اور غم بے شک ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ جذبہ بھی پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ یہی وقت ہے خدا کی خاطر قربانی کرنے کا۔ اگر اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہماری خواہشوں کو ہی پورا کرتا رہے۔ تو پھر تو نعوذ باللہ ہم آقا ہوئے اور وہ خادم لیکن جب ہم اس کے خادم ہیں۔ اور وہ آقا ہے تو بہر حال اس کی مرضی اور اس کی منشاء کو قبول کرنا پڑے گا۔ جب اس کے ہاتھوں سے ہزاروں خیریں لقمے کھائے ہیں۔ تو اگر آج اس کی مصلحت ہمیں ایسا لقمہ دیتی ہے۔ تو ہمیں اسے کھانے میں بھی تامل نہیں کرنا چاہیئے

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ آپ نے مکے کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ اے مکہ تو مجھے بڑا ہی پیارا ہے۔ میں تجھے چھوڑنا نہیں چاہتا لیکن تیرے رہنے والوں نے مجھے نکال دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فقرے بتاتے ہیں۔ کہ آپ کو مکہ کو چھوڑنے کا کتنا غم تھا۔ لیکن ساتھ ہی آپ کو اس خیال کی وجہ سے خوشی بھی تھی۔ کہ میں اپنے خدا کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے مکہ چھوڑ رہا ہوں۔ اس طرح میرے رب کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اس طرح ہمیں بھی قادیان کو چھوڑنے کا غم اور افسوس ہے۔ لیکن ساتھ ہی خوشی بھی ہے۔ کیونکہ خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ حدیثوں میں ذکر موجود ہے کہ مسیح ہجرت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات "داغ ہجرت" اور اس طرح میری خوابیں اور الہام صاف بتا رہی تھیں۔ کہ ہمیں ہجرت کرنی پڑے گی۔ پس ہمیں صدمہ ضرور ہے۔ مگر ساتھ ہی خوشی بھی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اور اس طرح سلسلے کی صداقت کا ایک اور نشان پورا ہو رہا ہے۔

پس ایسے ابتلاؤں کے وقت مومنوں کو غم کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور وہ قربانیوں میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ جماعت لاہور کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ موجودہ حالات سے فائدہ اٹھاتی۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتی اور قربانیوں میں تیز ہوتی۔ انہوں نے غفلت کا جو نمونہ دکھایا ہے۔ چاہے وہ افسروں کی غلطی کی وجہ سے ہو یا اپنی سستی سے بہر حال انہیں اس کی تلافی کرنی چاہیئے۔ یہ زمانہ ایسا نہیں کہ غفلت اور سستی کو خاموشی سے برداشت کیا جا سکے۔ اب لازماً یا ادھر ہونا پڑے گا یا ادھر۔ آخر میں نے بھی خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ وہ میرا آقا ہے میں اس کا غلام ہوں۔ اگر میں جماعت کو جھنجھوڑتا ہوں۔ اسے بار بار توجہ دلاتا ہوں۔ تو میں اپنا فرض پورا کرتا ہوں۔ اگر تم میری بات پر کان دھروگے۔ تو خود اس کا اجر پاؤ گے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے حضور کم از کم میری برأت ہو جائے گی۔ کہ میں نے اپنی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔

خونِ شہداء کا قیمتی متاع ہی تعمیر ملت کی اصل پونجی ہے

(از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

آں نسیم قتیلانِ محبت کہ کہن گشت
آں منزل خوں بار کہ شد مقتل عشاق
ہر جا کہ بعزمیم کفن بستہ بروشیم

تا تازہ کنیم از سر نو دار و رسن را
از مقصد ما ہست بصد جوشِ تمنا
خوش مسلک خونیں ستے بپے عاشق شیدا

"قادیان میں خونریز جنگ" کے عنوان سے ایک مضمون سیدنا امیر المومنین حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا الفضل میں شائع ہوا ہے۔ جسے پڑھ کر عید الاضحٰی جو چند روز تک قربانیوں کے ذریعے فروانی کے ساتھ جانوروں کے خون بہانے کا منظر پیش کرنے والی ہے۔ اس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور غور کرنے سے بہائم کی قربانی کے ہر قطرۂ خون کے اندر قربانی کرنے والے مسلم کی ذبح کرنے والی کارد کی حقیقت ہاں ایثار نما حقیقت آشکارا ہو کر قربانی کے اسرار و رموز کے ساتھ دل کی گہرائی میں اتر گئی۔ نفوس غافل از حقائق شاہد مجو بانہ حالت کے ساتھ اس لطیف نکتہ معرفت کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ ملت اسلام کے اندر ہر سال عید الاضحٰی کے موقع پر ہزاروں جانور کیوں ذبح کئے جاتے ہیں۔ لیکن جن کی نظر لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم کی حقیقت و حکمت پر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ قربانی کی عید پر جانور اور پھر ایسے جانور جو ملی ہدایت کے ماتحت تسر الناظرین ہے کے علاوہ لا شیۃ فیھا کی شرط سے بے داغ اور بے عیب بھی ہوں۔ ذبیحہ ہونے کے لئے کیوں چن کئے جاتے ہیں۔ ان قیمتی جانوروں کو اگر کوئی چرا لے جائے یا بیمار ہو جائیں۔ یا مریں تو مالک صدمہ محسوس کرتا ہے۔ بلکہ مالک کے سب کے سب گھر والے بھی مغموم اور محزون خاطر ہو جاتے ہیں۔ لیکن قربانی کی عید پر خواہ ذبح ہونے والا جانور اونٹ ہو یا گائے یا دنبہ یا بکرا اور مینڈھا ذبح ہونے پر کیا مالک اور کیا گھر والے مغموم اور محزون نہیں ہوتے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی اس دفعہ قربانی کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کے اظہار کے ساتھ جابجا خوشی کا اظہار کرتے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں اور اس کی رضا کے حصول کیلئے پیارا موقع ہمیں بھی نصیب ہوا۔ پس عید الاضحٰی کی قربانی اپنے اندر کئی طرح کی حکمتیں رکھتی ہے۔

(۱) کہ سب جانوروں سے قربانی کا جانور جو عید قربان پر ذبح کیا جاتا ہے۔ بلحاظ اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے لئے قربان کیا گیا۔ ایک خصوصیت رکھتا ہے۔

(۲) دوسرے مسلمانوں کو اس سے سبق دیا گیا ہے۔ کہ ہر قربانی قبض خاطر سے نہ ہونی چاہئیے بلکہ بانشراح صدر اور باحساس مسرت ہونی چاہئیے۔

(۳) قربانی کا جانور ذبح ہونے سے کارد کے ذریعے اللہ اکبر کی تکبیر کے تحت میں حلالی قربانی کی صورت میں بہیمیت سے علیحدہ ہو کر انسانی وجود میں آنے کے ساتھ مدارج ترقی حاصل کرتا ہے۔ یعنی وہی وجود جو پہلے بہائم سے تھا اب انسانوں کی غذا بن کر انسانی وجود کا جزو بدن بن جانے سے انسان بن کر ترقی کر جاتا ہے۔

(۴) عید الاضحٰی کے موقعہ پر قربانی کے لئے ذبح ہونے والے جانوروں سے جس حقیقت کو مسلم انسان کے لئے بطور درس عبرت و ایثار پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے فرمایا ہے۔ ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فالھکم الہ واحد فلہ اسلموا و بشر المخبتین (سورۃ حج) یعنی جانوروں کی قربانی کو بطور عبادت کے مقرر کرنا ہماری طرف سے ہر ایک امت کے لئے قرار یافتہ واسطہ حکمت ہے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ اللہ کے نام پر ذبح ہونے والے جانوروں کو جن کا گوشت کھانا بطور رزق کے حلال کیا گیا ہے۔ ذبح کیا کرو۔ یہ بتانے کے لئے کہ تمہارا حقیقی معبود ایک ہی معبود ہے۔ اور حقیقی معبود کا حق ہے۔ کہ اسی کی رضا کے لئے اور اس کے نام پر یعنی اس کے حکم کے ماتحت سب کچھ قربان کر دیا جائے۔ جس کی مثال مجازی صورت میں انسانوں کا بحیثیت مجازی مالک ہونے کے اپنے جانور کا ذبح کرنا اور جانور کا اپنے مالک کے آگے ذبح ہونے کے لئے سر تسلیم خم کرنا اسی حقیقت کو انسانوں اور خصوصاً مسلمانوں کے اندر پیدا کرنے کے لئے ہے۔ الا فلہ اسلموا کا حکم بھی اسی لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح انسانوں کا قرب جانور ذبح ہونے اور بہیمیت سے الگ ہو جانے سے حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی مسلم بن کر حقیقت اسلام کے دستور پُر حکمت کے مطابق دلی مسرت کے ساتھ قربانی کے جانوروں کی طرح خدا تعالیٰ کے قرب و وصال کے حصول کے لئے اپنی بہیمیت کو ذبح کر دیں۔ جس کے امتحان اور تجربہ کے لئے جہاد کی دعوت پر لبیک کہہ کر جان بکف میدان کارزار میں نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے جوش عشق کے ساتھ تیغ سے تلخ قربانی سے جنت الفردوس کی لذات کو محسوس کرتے ہوئے نکلتا ہے۔

(۵) سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا اسی "قادیان میں خونریز جنگ" کے عنوان والے مضمون میں عزیزم مرحوم غلام محمد سیالکوٹی رضی اللہ عنہ و عبد الحق صاحب رضی اللہ عنہ کی جانبازانہ اور بہادرانہ جوش ایثار کے ساتھ شہید ہو جانے کا ذکر فرمانا کہ یہ شہداء اپنے قابل رشک نمونہ سے ہزاروں لاکھوں قوم کے قلوب کو زندہ کرتے اور گرماتے رہیں گے۔ اور یہ قرون اولیٰ کے شہداء کا نمونہ انہوں نے دکھایا ہے۔ دراصل ان کا یہ نمونہ مخلص احمدیوں کے اندر ایک روح پھونک دینے والا اور انہیں ممتاز زندگی کا ایک پرجوش جذبہ حیات بخشنے والا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جن عزیزوں نے قادیان کے خونریز جنگ میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے خون بہانے سے بقاء اسلام کو تازہ کرنے کی غرض کو پورا کیا ہے۔ اس مخلصانہ قربانی کے نمونہ کے بعد اب بھی کوئی سچا احمدی مسلمان ایسے قابل رشک نمونہ کے لئے دل میں جوش تمنا محسوس کرتا ہو۔

(۶) میرے اس وقت تین نوجوان بچے قادیان کے مقدس مرکز میں حفاظت مرکز کی غرض سے سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے ماتحت ڈیوٹی پر ہیں۔ اور قربان ہونے کے لئے نیت کئے ہوئے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی راہ میں قربان ہوتے ہوئے ان کا خاتمہ ہو۔

میں نے مولوی برکات احمد و عزیزم احمد و مولوی مصلح الدین احمد کو دو خط بھی لکھے تھے۔ کہ یہ مواقع بار بار نہیں ملا کرتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو قربانی کے لئے بہت اچھا موقع دیا ہے۔ جوش اخلاص کے ساتھ قربانی پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے مولیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے خونیں کفنوں اور خون آلود بدنوں کے ساتھ بھی حاضر ہونا پڑے۔ تو اسلام کی صداقت پر خون سے مہر ثبت کرتے ہوئے اور شہیدوں کی طرح خونیں غسل کا نمونہ دکھاتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔ شاید مولیٰ کریم اس حقیر سی قربانی سے آپ کو ابدی حیات کا متاع عزیز عطا فرما دے۔ میں تو خود باوجود پیرانہ سالی کے اس طرح کی مبارک اور مخلصانہ قربانی کے لئے جس کے گوچہ میں خونیں کفن والوں اور خونیں غسل عاشقان خدا کا گذر ہوتا ہے۔ گذرنے کے لئے بے تاب ہوں۔ اور گو وقت شباب گذر چکا ہے۔ لیکن قربانی کے لئے جوشش تمنا شباب ہو، توں سے کم محسوس نہیں کرتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ اکتوبر نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد احباب جماعت کو مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے فوراً گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ موسم سرما شروع ہو رہا ہے۔ لیکن ہزاروں افراد ایسے ہیں۔ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہیں بعض کی تو یہ حالت ہے۔ کہ نہ زمین پر بچھانے کے لئے اور نہ اوڑھنے کے لئے ہی کپڑا ان کے پاس ہے۔

ہر گھر میں کچھ نہ کچھ فالتو کپڑے اور بستر موجود ہوتے ہیں۔ جو مہمانوں وغیرہ کے لئے رکھے ہوتے ہیں۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ وہ اس قسم کے تمام کپڑے اور بستر خصوصاً کمبل، لحاف اور توشک، مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بطور تحفہ پیش کریں۔ اگر گھر میں مہمان آجائیں۔ تو مل کر سو کر گذارہ کر لیں۔

صحابہ کے نمونہ کو دیکھو جانیں دیں تو الگ رہیں۔ مہاجرین کے لئے اپنی بیویاں تک تقسیم کرنے اور اس غرض سے انہیں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ پس اپنے اپنے شہروں کے تمام فالتو بستر اور گرم کپڑے سے جتنی جلدی ہو سکے یہاں پہنچا دو۔

سنا تھا اور اخبار میں پڑھا بھی تھا کہ دو صد کے قریب احمدی شہید ہوئے ہیں اور محلہ دارالرحمت پر بھی سکھ ڈاکوؤں کی طرف سے بہت بڑا حملہ ہوا ہے۔ اور بہت سے احمدی شہید کر دیئے گئے ہیں چونکہ نام کسی کا نہیں ظاہر کیا گیا۔ اور شہید ہونے والوں کو ملٹری اور پولیس کے پہرے کے اندر مختلف جگہوں میں گڑھے کھود کر دبا دیا گیا ہے تا احتجاج کی صورت میں اس مکاری اور فریب آلود تدبیر سے احمدی مقتولوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکے۔ اس وجہ سے میرے بچوں کے متعلق بھی مجھے علم نہیں ہو سکا کہ وہ شہید ہو چکے یا خدمت حفاظت مرکز والوں کی صف میں ڈیوٹی پہ مصروف عمل ہیں یا خدا کی راہ میں قربان ہونے کی انتظار میں ہیں فمنھم من قضٰی نحبہ ومنھم من ینتظر کے ارشاد کے مطابق شہید ہونے والے تو من قضٰی نحبہ کے مصداق ہو چکے اور جو بقید حیات ہیں وہ منھم من ینتظر کے ارشاد کے مطابق قربان اور شہید ہونے کے لئے منتظر اور چشم براہ ہیں شہداء کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور رضا کی گود میں اور قرب روحانی کی آغوش میں لئے اور پسماندگان کو بھی وہی جام شوق شہادت پلائے۔ جو ان کو پلایا گیا

اور اگر ظاہری درندہ صفت کافروں کے مقابلہ اور حملہ کے موقع کی شہادت کا جام پینا کسی حکمت اور مصلحت کے ماتحت ملتوی رہے تو شہادت کے لئے شوق اور ولولہ جوش کے ساتھ قائم اور تیار رہے۔ اور اور نہیں تو نفس امارہ کی بہیمت کے ذبح کرنے کی قربانی کا شغل عزیز ہی جاری رہے۔ آیت لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم کا کامل نمونہ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے دکھایا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی قربانی کا ذکر عام طور پر حج کے موقعہ پہ اور دوسرے اوقات میں بھی سنایا جاتا ہے۔ اور آیت فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا کو بھی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے خطبہ میں بیان فرمایا تھا کہ عید الاضحیٰ کی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

اور حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی سنت میں قائم کی گئی ہے۔ اس کا اصل مقصد صرف اتنا ہی نہیں کہ جانوروں کو عید کے موقعہ پر ذبح کیا جائے بلکہ اس کے تحت میں جو حقیقت مرکوز ہے وہ یہ ہے کہ جتنے باپ ہیں وہ قربانی کے لئے ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ بن کر دکھانے والے ہوں اور جو بیٹے ہیں وہ اسماعیلؑ کا نمونہ اور جو مائیں اور بیویاں ہیں جیسے حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی تھیں اور حضرت اسمٰعیل کی ماں وہ سب کی سب حضرت ہاجرہ کا نمونہ دکھانے والی ہوں اور اگر غور کیا جائے۔ تو یہی بات آیت فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا میں بھی پیش کی گئی ہے آباء کے لفظ میں بقاعدہ تغلیب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہ السلام تینوں بھی مراد ہو سکتے ہیں اور کذکرکم اٰباءکم کے فقرہ میں انہی تینوں کا ذکر بلحاظ ان کی قربانی کے ہے۔ اور او اشد ذکرا کے فقرہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف زبانی ذکر کافی نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہ السلام نے اس طرح کی یہ قربانی کی بلکہ اشد ذکرا کی صورت میں قولی ذکر کے علاوہ عملی قربانی کا نمونہ بھی ان تینوں مقدسوں کا دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ قولی ذکر اتنا مؤثر نہیں ہوتا جس قدر کہ عملی قربانی کے نمونہ کے ساتھ مؤثر اور اثر نما ہوتا ہے

عملی قربانی کا نمونہ جو او اشد ذکرا کے ارشاد پر عمل کرنے کے ساتھ دکھایا گیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے دکھایا۔ اور جو نمونہ عید الاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کے ذبح ہونے سے انہوں نے مشاہدہ کیا اس سے بڑھ کر نمونہ اپنی قربانی سے ہر جہاد کے موقعہ پر دکھایا اور قربانی کے جانور تو پھر بھی ذبح کرنے کے لئے مجبور کئے جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر برضا و رغبت سر بکف جہاد کے کارزار کے لئے حاضر ہو جاتے اور شہید ہونے والے منھم من قضٰی نحبہ کے مصداق بن جاتے اور زندہ رہنے والے منھم من ینتظر کے اور یہ نمونہ یقیناً قربانی کے جانوروں سے بہت بڑھ کر ہے۔ حضرت جابر کے باپ عبد اللہ جو جنگ احد میں شہید ہوئے جب خدا تعالیٰ نے جنت کے علاوہ قربانی

طور پر بلا حجاب انہیں اپنا دیدار بھی کرا دیا اور پھر فرمایا تمن علی اعطک کہ عبد اللہ! کوئی اور تمنا اور آرزو ہو تو وہ بھی پیش کر دیجئے میں وہ بھی دونگا تو آپ نے فرمایا کہ دنیا میں پھر جانا چاہتا ہوں تا پھر تیری راہ میں شہید ہو جاؤں کیونکہ شہید اور قربانی ہونے کے لئے آخرت میں کوئی توقع نہیں ہے تب خدا نے فرمایا کہ جو شخص دنیا سے آخرت میں آ جاتا ہے۔ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ دنیا میں واپس لے جانا پاس شدہ قانون کے خلاف ہے اسی طرح حدیث بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اپنے دل میں اس قدر احساس تمنا

کے ساتھ جوش محبت کا جذبہ محسوس کرتا ہوں کہ بار بار دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ ہو کر پھر دوبارہ زندہ ہو کر اسی طرح پر سہ بارہ زندہ ہو کر شہید ہو تا جاؤں پس یہ ہے وہ حقیقت جو عید الاضحیٰ کی قربانی کے اندر مضمر اور رمز طور پر پائی جاتی ہے

پس مبارک ہیں۔ وہ فدائی جو اس مقام محمود کے دور میں پھر صحابہ کی طرح عید الاضحیٰ کی قربانی کا حقیقی نمونہ پیش کرنے والے ہیں۔

رزقنا اللّٰہ ھذہ السعادۃ

لازمی چندوں (حصہ آمد چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ) کی طرف فوری توجہ درکار ہے

صدر انجمن احمدیہ کے معمولی اخراجات لازمی چندوں سے پورے کئے جاتے ہیں۔ مگر آج کل ان کی وصولی بہت کم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اخراجات میں دقت ہو رہی ہے۔ لہذا عتوں کے عہدیداران و دیگر احباب کو ان کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ہر روز ان چندوں کی رپورٹ پیش ہوتی ہے۔ اور حضور آمد کو دیکھ کر سخت حیرانی کا اظہار فرماتے ہیں۔ کہ اس قدر کمی کیوں ہو رہی ہے۔ اس وقت عاشقانہ جذبہ کے ساتھ اپنے محبوب چیز یعنی اسلام پر ہر چیز نثار کرنے کا وقت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

بذل مال در راہش کسے مفلس نگردد

یہی حقیقت ہے کہ آج تک ایک بھی نظیر نہیں ملتی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حقیقی قربانی کی ہو اور وہ غریب اور ذلیل ہوا ہو۔ اس لئے قربانی کرو اور خدا کے فضلوں کے وارث بنو

چند کتب کی ضرورت:۔ سلسلہ کی ضروریات کیلئے ہندی و سنسکرت کتب کی ضرورت ہے جن دوستوں کے پاس ایسی کتابیں ہوں اور وہ دینا چاہیں۔ تو وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرما دیں عبد الواحد بی اے مینجر کرشن سدرشن معرفت الفضل لاہور

قلعہ گلاب گڑھ کو آگ لگا دی گئی

ریاست جموں میں فساد

لاہور ۲۰ر اکتوبر۔ ضلع سیالکوٹ کے سرحدی علاقے سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست جموں کے اندر کچھ فساد ہوا ہے اور بعض مقامی باشندوں نے ریاست جموں وکشمیر کے قلعہ گلاب گڑھ کو آگ لگا دی۔ ان فسادات کے باعث جموں کے کثیر التعداد مسلمان سیالکوٹ آ رہے ہیں۔

افغانستان نے پاکستان کے خلاف اپنا ووٹ واپس لینے کا اعلان کر دیا

نیویارک ۲۰ر اکتوبر۔ جمعیت اقوام متحدہ کے اجتماع عمومی (جنرل اسمبلی) میں آج افغانستان کی طرف سے اچانک یہ اعلان ہوا کہ جمعیت کے حلقۂ رکنیت میں پاکستان کے داخلے کے خلاف افغانستان جو ووٹ دے چکا ہے اسے واپس لیا جاتا ہے۔

مسٹر جسٹس شہاب الدین کا تقرر

مدراس ۲۰ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مدراس کے کورٹ جج مسٹر جسٹس شہاب الدین کو مشرقی بنگال کی ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نومبر کے پہلے ہفتے میں مشرقی بنگال کو روانہ ہو جائیں گے اور اپنے عہدۂ جلیلہ کا چارج سنبھال لیں گے۔

زمینداروں کو اناج منڈیوں

میں لانا چاہیئے

لاہور ۲۰ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ پناہ گزینوں کے لئے گندم اور چاول حاصل کرنے میں حکومت کو سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے زمینداروں کو یہ غلط فہمی ہے کہ منڈیوں میں اناج خریدنے کا کوئی انتظام نہیں اس لئے وہ منڈیوں میں اناج نہیں لا رہے۔ حالانکہ حکومت نے تمام منڈیوں میں کوآپریٹو کمیٹیاں قائم کھول دی ہیں۔ تاکہ زمینداروں کو کنٹرول نرخ پر غلہ بیچنے میں آسانی ہو۔

حکومت نے غلہ کے تاجروں اور زمینداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت سے مکمل تعاون کریں اور زائد اناج فوراً منڈیوں میں لائیں۔

غلط افواہوں کی تردید

حیدر آباد ۲۰ر اکتوبر۔ حکومت حیدر آباد کے ایک ذمہ دار افسر نے ریاست حیدر آباد کی فوج کی توسیع کے ... کے متعلق اخباروں میں شائع ہونے والی تمام خبروں کی تردید کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس معاملے میں تو حکومت مدت ہوئی فیصلہ کر چکی تھی کہ فوج کو بارہ ہزار تک ...

دہلی اور یوپی سے مسلمانوں کو نکالا جا رہا ہے

ہندوستان کی طرف سے طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی

لاہور ۲۰ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ر اکتوبر کو مسلمان پناہ گزینوں کی بارہ گاڑیاں دہلی سے تین گاڑیاں۔ سہارن پور سے تین گاڑیاں اور میرٹھ سے ایک گاڑی پاکستان کی طرف روانہ ہوئیں۔ ان گاڑیوں کی روانگی اس معاہدہ کے صریحاً خلاف ہے جو ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان تبادلہ آبادی کے سلسلے میں طے ہوا تھا اس کے علاوہ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کی بیان کردہ اس پالیسی کے بھی خلاف ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو نکالنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں مسلمان پناہ گزینوں کی حفاظت اور خوراک کے انتظامات سخت ناقص ہیں۔ وہ بالکل غیر محفوظ حالت میں بھوکوں مر رہے ہیں۔

سوشلسٹ بنیادوں پر آئین مرتب کیا جائے

سندھ کونسل لیگ کی سفارش

کراچی ۲۰ر اکتوبر۔ سندھ مسلم لیگ کی کونسل نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں یہ سفارش کی ہے کہ پاکستان کا آئندہ آئین سوشلسٹ بنیادوں پر مرتب کیا جائے تمام پاکستانی صوبوں کو داخلی امور میں مکمل آزادی دے دی جائے اور پاکستان یونین کی تمام یونٹوں کو ایگزیکٹو اور لیجسلیٹو میں مساوی نمائندگی دی جائے۔

کونسل نے قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کو حصول پاکستان پر مبارکباد دی ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ اب نفرت بد اعتمادی اور تعصب کے جذبات دور ہو جائیں گے۔ اور ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں فساد انگیز ذہنیت کو کچلنے کے لئے سخت سے سخت قدم اٹھانے میں بھی دریغ نہیں کریں گی۔

مشرقی پنجاب کے ہولناک واقعات سے مشرقی افریقہ کے احمدیوں میں اضطراب

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے نام تار

مبارک احمد صاحب نے تبادرہ (مشرقی افریقہ) سے مندرجہ ذیل بحری تار الفضل اور دوسرے اخبارات کو بھیجا ہے۔

جو ہولناک واقعات ہندوستان میں بالعموم اور مشرقی پنجاب میں بالخصوص ہو رہے ہیں۔ ان کے کوائف مشرقی افریقہ کے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان خبروں نے یہاں ہر حلقہ کے مسلمانوں کو سخت مضطرب کر رکھا ہے اور وہ مسلم پناہ گزینوں کے لئے بھاری رقوم جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ مشرقی افریقہ کے احمدیوں کو سخت صدمہ ہوا ہے اور انہوں نے احتجاج کا تار پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو بھیج دیا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

نامہ نگار کینیا اور یوگنڈا کے افریقی احمدی یہ سن کر سخت مضطرب ہو رہے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ آپ کا سلوک اچھا نہیں۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق آپ کی سرگرمیاں محض دکھاوا ہیں کیونکہ آپ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کی حفاظت سے قاصر رہے ہیں۔ ہمارے مقدس مرکز قادیان پر حملہ ہوا۔ مذہبی اکابر مارے گئے۔ مگر آپ کی حکومت ان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کر سکی۔ آپ کے قول و فعل میں تفاوت ہے۔

آپ کے طور طریق سے افریقی آبادی اور افریقی اخبارات پر ہندوستان کے خلاف الٹا اثر پڑ رہا ہے۔ افریقی اور ہندوستانی احمدی اس بات پر آمادہ ہو چکے ہیں کہ اپنا کاروبار یہاں ترک کر دیں۔ اور قادیان کی حفاظت کے لئے ہندوستان روانہ ہو جائیں

اکالی لیڈر شپ موجودہ مصائب

کی ذمہ دار ہے

دہلی ۲۰ر اکتوبر۔ سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ اکالی لیڈر شپ موجودہ مصائب کی ذمہ دار ہے۔ اگر سکھ مستقل طور پر باعزت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں موجودہ اکالی لیڈروں کو قیادت سے محروم کر دینا چاہیئے۔ یہ لیڈر پے در پے غلط قدم اٹھا رہے ہیں۔

مکانات کی تقسیم کے متعلق ضروری

اعلان

لاہور ۲۰ر اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک بیان میں کہا۔ بعض اوقات پناہ گزین مکان خالی چھوڑ جاتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو مکان دینے کا فیصلہ کیا جاتا ہے وہ ان پر قابض نہیں ہوتے۔ ایسے مکانات کا کرایہ اس تاریخ سے وصول کیا جائے گا جس میں وہ تقسیم کئے گئے تھے۔ خواہ ان پر قبضہ ہو یا وہ خالی ہوں جن مکانات پر قبضہ نہیں ہوگا۔ وہ بلا کسی اطلاع کے دوسرے لوگوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے جن مکانات پر ایسے لوگ قابض ہوں گے جنہیں سرکاری طور پر قبضہ نہ ملا ہوگا۔ انہیں بے دخل کر کے وہ مکان دیگر اشخاص میں تقسیم کر دیئے جائیں گے

دہلی میں ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر

کا قتل

نئی دہلی ۲۰ر اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں اس اطلاع پر اظہار افسوس کیا کہ دہلی کے ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر کو ڈیوٹی پر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اب اس کی بیوہ اور بچے کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ آپ نے کہا ایسے حالات کو دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے ایسے افعال انتہائی بزدلی کی علامت ہے مجھے امید ہے کہ حکام قاتلوں کو قرار واقعی سزا دیں گے

دہلی کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا بظاہر شہر میں امن اور سکوت معلوم ہوتا ہے لیکن یہ سکوت قبر کے سکوت کی طرح ہے حالت یہ ہے کہ کسی مسلمان کی تجہیز کے لئے بھی کافی مسلمان نہیں ملتے

... بڑھا دیا جائے آپ نے اس خبر کی بھی تردید کی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے حکومت حیدر آباد کو برین گنیں یا دیگر سامان بھیجا ہے آپ نے بتایا کہ فوج کی تعداد میں زیادتی محض وا حتی فسادات کے ازدیاد کے پیش نظر کی گئی ہے

چھ سات ہفتوں کے اندر اندر مغربی پنجاب و سرحد سے غیر مسلموں کو اور مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو نکال لیا جائیگا (مسٹر نیوگی)

اس وقت تک ۲۲۷۵۰۰۰ غیر مسلم ہندوستان میں اور ۲۵۵۰۰۰۰ مسلمان پناہ گزین پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں لیکن ابھی ۱۸ لاکھ غیر مسلموں اور ۲۴ لاکھ مسلمانوں کا انخلا باقی ہے

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ پناہ گزینوں کو ریلیف پہنچانے اور دوبارہ بسانے والے شعبے کے انچارج وزیر کے۔ سی نیوگی نے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ حکومت ہند کو توقع ہے کہ مغربی پنجاب وصوبہ سرحد سے غیر مسلموں اور مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو چھ سات ہفتوں کے اندر اندر نکال لیا جائے گا۔ محکمانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک ۲۲ لاکھ پچھتر ہزار غیر مسلم مغربی پنجاب سے ہندوستان آ چکے ہیں۔ اور ۲۵ لاکھ و پچاس ہزار مسلم پاکستان کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ ابھی ۱۸ لاکھ کے قریب غیر مسلموں کو جن میں سے ۵ لاکھ کیمپوں میں ہیں مغربی پنجاب سے ۲۳ ۱/۲ لاکھ مسلمان پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب سے نکالنا باقی ہے۔ آپ نے کہا ان اعداد و شمار میں وہ لوگ شامل ہیں۔ جو قتل ہوئے۔ مصائب یا بیماریوں سے مر گئے یا جنہوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔ متعدد مقامات سے اطلاعیں آئی ہیں۔ کہ کثیر تعداد میں مذہب تبدیل کئے گئے ہیں۔ سندھ اور بلوچستان کے پناہ گزینوں کے صحیح اعداد و شمار کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی تاہم اندازہ یہ ہے کہ سندھ سے ۱۰ ہزار فی ہفتہ کی رفتار سے پناہ گزیں نکالے جا رہے ہیں۔ دہلی سے پچاس ہزار کے قریب مسلمان پاکستان کو جا چکے ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں۔ کہ ان میں سے دہلی کے باشندے کتنے تھے۔

پانچ یہودی گرفتار کر لئے گئے

یوروشلم ۲۰ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ شامی فوج کے جوانوں نے پانچ یہودیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ پانچوں یہودی ان کی خفیہ انجمن کے رکن ہیں اور فلسطین اور شام کی سرحد کو عبور کر کے شامی علاقے میں اس غرض سے جا گھسے تھے کہ عربی فوج کے حالات کا جائزہ لیں جب مجلس اتحاد عرب نے فلسطین کی سرحدوں پر فوجیں جمع کرنیکا فیصلہ کیا ہے اس یہودی انجمن کی سرگرمیاں سخت زوروں پر ہیں ان یہودیوں نے جھیل طبریاس سے بیس میل دور شمال کی جانب سے فلسطین کی سرحد کو عبور کیا تھا۔

حیدر آباد میں وفد جاتے جاتے رک گیا

نئی دہلی حکومت حیدر آباد کے متعلق جو مذاکرات کا سلسلہ شروع تھا۔ وہ سوموار کی شام کو ختم ہوتے ہوتے پھر تازہ ہو گیا۔ حیدر آباد کا وفد کل چلا جانے والا تھا۔ لیکن اس نئی صورت حالات کے پیش نظر اس نے ایک دن کے لئے اور ٹھیرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب مذاکرات دوبارہ شروع ہونگے عام قیاس یہ ہے کہ اب عارضی طور پر معاہدے پر گفت و شنید ہو گی۔

دہلی میں ایندھن کی سخت قلت

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ دہلی میں سافٹ کوک اور ایندھن کی سخت قلت ہے پیشتر سٹالوں کا سٹاک بالکل ختم ہو چکا ہے۔ یہ کمی ریلوے لائنوں کے ٹوٹنے اور ڈیگنوں کے نہ مل سکنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے سول سپلائز کے ڈائریکٹر مسٹر رام نے بیان کیا کہ اس وقت صرف آٹھ ہزار من سافٹ کوک سٹاک میں موجود ہے۔ ایندھن کی حالت اس سے بھی خراب ہے۔ آپ نے کہا بنگال سے بیس ہزار من سافٹ کوک آ رہا ہے۔ ویگنوں کے ملنے پر اس کی قلت دور ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ کرنال میں جلانے کے لئے بھی لکڑی کا خاص ذخیرہ خرید لیا گیا تھا۔ جو اب واگذار ہو گیا ہے۔ اور اس کی پانچ ویگنیں بہت جلد پہنچ جائیں گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی

ریاست حیدر آباد سے ہندوستانی افواج کے اخراج کا مطالبہ

حیدر آباد ۱۹ اکتوبر۔ ریاست حیدر آباد کی ڈسٹرکٹ ایکشن کمیٹی نے قمون گڑھی اور بولارم میں ہندوستانی فوجوں کی موجودگی کی مذمت کی ہے۔ اور اس کے فوری اخراج کے لئے ریاست حیدر آباد کو توجہ دلائی ہے۔ بصورت دیگر کمیٹی مذکور اپنے مجوزہ پروگرام پر عمل کرنے کیلئے مجبور ہو گی۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان اور لاہور کے دیگر کالجوں کے احمدی طلباء کیلئے

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے وہ طلباء جو اس وقت لاہور آئے ہوئے ہیں صبح ۱۰ اور ۱۱ کے درمیان جودہامل بلڈنگ لاہور میں مجھ سے ملاقات کریں۔ نیز لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے دوسرے احمدی طلباء بھی انہی اوقات میں اسی جگہ پر مجھے ملیں:۔
خاکسار ملک فیض الرحمن فیضی ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج

کشمیر میں جمہوری فوجوں کی کامیاب پیش قدمی

دشمن کے لاتعداد اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا

مظفر آباد ۲۰ اکتوبر۔ جمہوری افواج کے کمانڈر انچیف میجر جنرل انور نے اپنے ایک آرڈر آف دی ڈے میں جموں۔ میرپور اور پونچھ کے مسلمانوں کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ ڈوگرہ قوم کی نازیبا حرکات سے ہراساں نہ ہوں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ بچوں بوڑھوں اور عورتوں پر گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔ خواتین کی زبردستی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ لیکن آزادی کے حصول کے لئے مصائب اور مشکلوں کی راہوں سے گزرنا ضروری ہے۔ آپ نے غداروں کو بھی تنبیہ کی۔ کہ وہ اپنے افعال بد سے باز آ جائیں۔ ورنہ وقت آنے پر انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک جمہوری فوجوں کے مجاہدین ۲۱۵ دیہات۔ چار قلعوں۔ ۳۰ پولیس اور کسٹم کی چوکیوں ۸۱۳ رائفلوں اور پچاس برین گنوں اور ۱۵ ہزار کارتوسوں ۳۲ ہزار گولیوں ۸۷ اناج اور پٹرول کی لاریوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور اب مجاہدین کی دفاعی سرگرمیوں کا رخ جموں کی طرف ہے

پنڈت نہرو کی طرف سے وفادار لوگوں کے تحفظ کا یقین بھی مبنی بر حقیقت ہے

مہاتما گاندھی کے نام ایک انگریز کا خط

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ آج مسٹر گاندھی کا خاموشی کا دن تھا۔ لہذا آپ نے مجلس میں جو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا۔ کہنے والوں کو یہ پیغام بھیجا۔ کہ وہ انگریز جنہوں نے ہندوستان میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔ آپ سب کا فرض ہے۔ کہ ان کی طرف خاص توجہ دی جائے اور انہیں ہر قسم کی توہین و ہتک سے محفوظ رکھا جائے۔ آپ نے کہا مجھے ایک انگریز کی طرف سے خط موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہم میں سے بہت زیادہ فساد زدہ علاقوں میں رہتے ہیں۔ ہم خالص انگریز ہیں۔ اور ہم نے مدت تک اس ملک کی بہبودی کے لئے خدمات انجام دی ہیں۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جو انگریز ہندوستان میں باقی رہ گئے ہیں۔ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں تمام وفادار شہریوں کے تحفظ کا یقین دلایا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ یونہی تھا۔ ہمارے لئے بلکہ ہم میں سے کسی کے لئے بھی کوئی ایسی حفاظت کا انتظام نہیں کیا گیا۔